فرات وکوثر

جناب الحاج کوثرؔ زیدی کیرانوی

شائع کردہ

ندائے اھلبیتؑ ایجوکیشنل موؤمینٹ

گڑھی مجھیڑہ سادات، پوسٹ میرانپور ضلع مظفر نگر (یوپی) ۲۵۱۳۱۵ (الہند)

Ph. (01396) 244264

ڈیلکس کمپیوٹرس مظفر نگر

فہرست نوحہ جات

عرض ناشر

خداوند ذوالجلال والاکرام کالاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ بطفیل محمد وآل محمد علیہم السلام ''ندائے اہلبیتؑ ایجوکیشنل مومینٹ'' مذہب حقہ کی خدمت ۲۴ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ (روز فتح خیبر) سے مسلسل مجلّہ ''پیغام اہلبیتؑ'' اور دیگر خدمات کی شکل میں انجام دے رہا ہے۔ انشاءاللہ المستعان اگر مخیرؔ حضرات اور بے لوث مخلصین کا خلوص اور تعاون ہمارے ساتھ رہا تو ہم اس نشریاتی سلسلہ کو بہتر سے بہتر پیش کر سکتے ہیں۔

زیر نظر مجموعہ ''فرات وکوثر'' ملک کے نامور شاعر اہلبیتؑ جناب الحاج سید محمد حسین کوثر زیدی کیرانوی کے ایمان افروز نوحوں کا گلدستہ ہے جس کو ادارہ اہل نظر کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

کوثر زیدی کیرانوی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے چونکہ مدح اہلبیتؑ میں ان کے دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے پر معانی اشعار اپنا مقام علاقہ میں ہی نہیں بلکہ پورے برصغیر میں بنا چکے ہیں اسلئے کہ ان کے اشعار دلنشیں اور جذبۂ عقیدت سے لبریز ہوتے ہیں۔

یقیناً محمدؐ وآل محمدؐ کی مدح ومنقبت کرنیوالا جس اخلاق، خلوص، تہذیب تمدن شرافت اور انسانیت کا مالک ہونا چاہئے وہ کوثر زیدی کیرانوی میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔

بارگاہِ خداوند عالم میں دعا گو ہوں کہ بطفیل سرکار سید الشہداءؑ جناب کوثر زیدی کیرانوی کو عمر خضرؑ عطا فرمائے نیز موصوف کی توفیقات میں اضافہ فرماتے ہوئے ان کو اپنی شاعری سے بارگاہِ معصومینؑ میں گلہائے عقیدت پیش کرنے کی سعادت فرمائے اور ہم سب کو نشر علوم آل محمدؐ اور مذہب حقہ کی خدمت کرنے کا زیادہ سے زیادہ حوصلہ عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین بحق محمد و آلہ الطاهرین

فقط والسلام

سبط حسن ترابی

چیف ایڈیٹر: ندائے اہلبیتؑ ایجوکیشنل موومینٹ

باسمہ سبحانہ

تقــریظ

جس کی شاعری میں فکروفن شعوروتخیل وعمق وسادگی پائی جاتی ہے اُسے کوثر زیدی کے نام سے جانا جاتا ہے یہ مبالغہ نہیں ہے، بلکہ ایک حقیقت ہے، موصوف کی شاعری انفرادیت سے سجی ہوئی ہے، ہرایک شعری دل کی گہرائیوں میں اتر کر ذہن ودل کوتازگی بخشتا ہے آپ کی شاعری قیاس آرائی ومبالغہ آرائی اور تضاد سے بعید ہے

آپ کا یہ شعر

ہے کتنی بلندی پہ میری پیاس کا خیمہ

بہتا ہے تو بہتا رہے دریا مرے آگے

یقیناً یہ آپ کی صلاحیتوں وافکار کی بلندیوں کا اظہار کررہا ہے، صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ دیگر ممالک میں بھی آپ کی شاعری کا لوہا مانا جاتا ہے، میں نے کوثر زیدی صاحب کا کلام جرمنی وہالینڈ میں بھی سنا ہے جو بہت مقبول ہے، میری بارگاہِ رب العزت میں دعاء ہے کہ خداوند عالم کوثر زیدی کیرانوی صاحب کو طویل عمر عطا فرمائے اوران کا قلم مدحتِ اہلبیتؑ میں ہمیشہ چلتا رہے، اوران کے زیر عاطفت شاگردان کثیر فیضیاب ہوتے رہیں۔

آمین یارب العالمین بحق محمد واله الطاهرین

(احقر) السید معراج مھدی زیدی

(منگلوری)

نذرانۂ عقیدت

کیا نذر کریں مفلس و نادار ہیں بی بی
ہم آپ کے بچوں کے عزادار ہیں بی بی

معصومۂ کونین جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی بارگاہِ بیکس پناہ میں ان کے نونہالوں کا پُرسہ ان چند نوحوں کی شکل میں پیش کرنیکی سعادت سے مجھ حقیر کو اللہ رب العزت نے سرفراز فرمایا۔

ہر چند کہ میرا پہلا مجموعہ کلام ''کوثر کوثر'' مقبول خاص وعام ہو کر دوسرا مجموعہ ''شمیم کوثر'' عنقریب اجراء کی منزل میں ہے، تاہم ادارہ ''ندائے اہلبیتؑ ایجوکیشنل موٗومینٹ'' کی دینی ملّی اور فلاحی خدمات جو یقیناً قابل قدر بھی ہیں، اس کے اعتراف میں اور مدیر اعلیٰ مولانا سبط حسن ترابی صاحب قبلہ کی فرمائش کا احترام واجب جانتے ہوئے ''فرات وکوثر'' کے لئے یہ چند نوحوں کا مجموعہ ''ندائے اہلبیتؑ ایجوکیشنل موٗومینٹ'' کے توسل سے پیش کرتا ہوں مذکورہ ادارے کے مدیران حضرات اور معاونین حضرات کے لئے بے شمار دعاؤں کے ساتھ۔

طالب دعاء
کوثرؔ زیدی کیرانوی

ہجرت رسولؐ کے چودہ سو چوبیسویں سال کے بارہویں مہینے کا پانچواں دن
مطابق ۲۸ر جنوری ۲۰۰۴ء چہار شنبہ

ہر ظلم کا جواب ہے ماتم حسینؑ کا

محسن نقویؔ

ماتم

اعلان انقلاب ہے ماتم حسینؑ کا — نبیوں کا انتخاب ہے ماتم حسینؑ کا

فتووں کی فوج ہر طرح ناکام ہوگئی — اس درجہ کامیاب ہے ماتم حسینؑ کا

زینبؑ نے جس کو غم کے صحیفے عطا کئے — وہ بولتی کتاب ہے ماتم حسینؑ کا

یہ حشر تک جوان رہیگا اسی طرح — کس درجہ پُر شباب ہے ماتم حسینؑ کا

جسکی مہک زمین سے جاتی ہے عرش تک — کھلتا ہوا گلاب ہے ماتم حسینؑ کا

زینبؑ نے قید خانے میں کر کے بتادیا — ہر ظلم کا جواب ہے ماتم حسینؑ کا

طغیانیاں نہیں ہیں یہ دریا میں بے سبب — لگتا ہے زیرِ آب ہے ماتم حسینؑ کا

حُر کی طرح سے اپنا مقدر سنوار لے — ہر قوم سے خطاب ہے ماتم حسینؑ کا

زنجیر پائے سیدِ سجّادؑ نوحہ خواں — زینبؑ ہے اور ربابؑ ہے ماتم حسینؑ کا

قرآن و اہلبیتؑ سے وابستگی کے بعد
کوثر بڑا ثواب ہے ماتم حسینؑ کا

نوحہ

کروشبیرؑ کامل جل کے ماتم زباں پرہو اسی کا ذکر پیہم

جمع ہوجایئے فرش عزا پر نہ جانے پھر کہاں ہوں آپ اور ہم

جھکے نہ سر کسی ظالم کے آگے نگاہوں میں رہے غازی کا پرچم

لہو دیتے رہو قلب ونظر کا چراغِ صبر کی لو ہو نہ مدھم

فلک بھی رورہاہے شہ کے غم میں یہ بارش اور یہ بھیگا سا موسم

یہ میری قوم کے معصوم بچے جو کرتے ہیں علی اصغرؑ کا ماتم

وہ پرسہ دو جناب سیّدہؑ کو تمہارے ساتھ روئیں دونوں عالم

نہ حسرت ہی رہے ماتم کی دل میں کرو یہ سوچ کر پیاسوں کا ماتم

اگر جیتے رہے اگلے برس بھی کریں گے پھر یہی ماتم یہی غم

شہ دیں کے عزا دارو پہ یارب رہے قائم صدا یہ فیضِ قائم عج

عزائے شاہ کا کوثر نے ابتک کیا ہے حق ادا لیکن بہت کم

نوحہ

یا فاطمہؑ زہرا یا فاطمہؑ زہرا

مصروف غم سیّد ابرارؑ ہیں بی بی
ہم آپکے بچوں کے عزادار ہیں بی بی

اشکوں کے سوا کچھ بھی نہیں پاس ہمارے
جیتے ہیں فقط ہم غم سرور کے سہارے
کیا نذر کریں مفلس و نادار ہیں بی بی

مخصوص بہتر میں ہے بے شیر کا پرسہ
دیتے ہیں تمہیں شبّرؑ و شبّیرؑ کا پرسہ
قاسمؑ کے اور عباسؑ کے غمخوا ہیں بی بی

جو ماؤں کی گودی میں کیا کرتے ہیں ماتم
دیکھو تو مری قوم کے بچوں کو بھی ہے غم
نادان بھی ہوکر یہ سمجھ دار ہیں بی بی

سب قتل ہوئے رہ گئے تنہا شہِ والا
دن ڈھل گیا اور عصر کا ہنگام جو آیا
بھائی نہ بھتیجے ہیں نہ انصار ہیں بی بی

اور گردنِ شبّیرؑ پہ چلتا ہوا خنجر
عاشور کا دن ہے کہ قیامت کا ہے منظر
ہر سمت سے اب نیزہ و تلوار ہیں بی بی

بیمار بھتیجہ ہے تو زینبؑ ہے پریشاں
خوں روتی ہوئی آہی گئی شام غریباں
اب کون یتیموں کے مددگار ہیں بی بی

بس اتنی خطا ہے کہ رہِ حق پہ چلے ہیں
ہم پرچم توحید کے سایہ میں پلے ہیں
دشمن ہیں کہ اب درپۂ آزار ہیں بی بی

ہم سب درِ شبیر پہ جا کر کریں ماتم
کوثر کی دعا ہے لئے عباس کا پرچم
بس اتنی عنایت کے طلب گار ہیں بی بی

ہم آپ کے بچوں کے عزادار ہیں بی بی

نوحہ

عجب غربت کا عالم ہے شہِ والا اکیلے ہیں
پکاری زینبؑ مضطر میرے بھیا اکیلے ہیں

دعا مانگو الٰہی خیریت سے لوٹ کر آئیں
علی اکبرؑ ہی رن میں اب تو اے لیلیٰؑ اکیلے ہیں

تڑپ کر لاشۂ عباسؑ یہ کہتا تھا مقتل میں
مدد کو آیئے بابا میرے آقا اکیلے ہیں

یہ شائد ڈھونڈنے نکلے ہیں اپنے ماہ پاروں کو
کمر پکڑے ہوئے سرور لب دریا اکیلے ہیں

گرایا خود کو جھولے سے عجب انداز نصرت ہے
علی اصغرؑ نے شاہِ دیں کو جب دیکھا اکیلے ہیں

شہیدوں کے سروں سے یہ صدا آتی تھی رہ رہ کر
الٰہی زندگی دیدے کہ اب مولیٰ اکیلے ہیں

کہا بچی نے باہیں ڈال کر گھوڑے کی گردن میں
کوئی باقی نہیں ہے اب مرے بابا اکیلے ہیں

ہمارے ساتھ رہتا ہے غمِ شبیرؑ اے کوثر
کسی لمحہ بھی ہم نے یہ نہیں سوچا اکیلے ہیں

نوحہ

غریب وبیکس ومظلوم یاامام حسینؑ — درودتم پہ ہزاروں تمہیں سلام حسینؑ

گیا جو رن میں وہ پھرلوٹ کرنہیں آیا — پلٹ کے نہر سے شیر ببر بھی نہیں آیا

سکینہ رہ گئی خیمے میں تشنہ کام حسینؑ

گلے پہ تیر لگا بے زبان سرخ ہوا — زمین سرخ ہوئی آسمان سرخ ہوا

لہو میں ڈوب گئی کربلا کی شام حسینؑ

جواں کی لاش اُٹھائے ضعیف باپ بھلا — اوراسکے بعد لبوں پرہوا اسکے شکر خدا

یہ امتحاں ابھی تو ہے ناتمام حسینؑ

کہاں ہیں قاسمؑ وعباسؑ اورعلی اکبرؑ — تڑپ تڑپ کے یہ کہتی تھی زینب مضطر

ردائیں چھن گئیں جلنے لگے خیام حسینؑ

کہیں پہ عونؑ کالاشہ کہیں محمدؑ کا — غضب ہے لاشۂ قاسمؑ بھی پائمال ہوا

ہے قتل گاہ میں اب آپ کا قیام حسینؑ

جیئے گا اگلے برس کون یہ خداجانے — رہیں گے حشرتک آباد یہ عزاخانے

سدا رہے گا لبوں پرتمہارانام حسینؑ

یہ نوحہ خوان یہ ماتم یہ انجمن مولا — سدابہار رہے آپ کاچمن مولا

قبول کیجئے کوثرؔ کااب کلام حسینؑ

غریب وبیکس ومظلوم یاامام حسینؑ

نوحہ

المدد! یا شہِ کربلا یا حسینؑ یا حسینؑ

کربلا دے رہی ہے صدا یا حسین یا حسینؑ

اب خبر آکے بہرِ خدا لیجئے   اپنے نانا کے دیں کو بچا لیجئے
وقت اسلام پر آپڑا یا حسینؑ یا حسینؑ

بیکسی دیکھ کر تونے اسلام کی   حشر تک کے لئے زندگی بخشدی
اور تیرا چمن لٹ گیا یا حسینؑ یا حسینؑ

تیرے اکبرؑ کے سینے پہ نیزہ لگا   تیر سے بے زباں کا گلا چھد گیا
تیرے لب پر تھا شکرِ خدا یا حسینؑ یا حسینؑ

کٹ گئے رن میں بازو علمدار کے   جسکے ارمان سب خاک میں مل گئے
چھد گئی مشک پانی بہا یا حسینؑ یا حسینؑ

تھی یہ فریاد صحرا کی شام وسحر   کیوں چلے آئے بابا مجھے چھوڑ کر
لو خبر ابن مشکل کشا یا حسینؑ یا حسینؑ

ہر طرف برچھیاں خنجر وتیر ہیں   شمر لاکھوں ہیں اور ایک شبّیرؑ ہیں
کوئی غمخوار بھی نہ رہا یا حسینؑ یا حسینؑ

حالِ شام غریباں ہو کیسے بیاں   شورِ ماتم ہے بچے ہیں اور بیبیاں
ہائے زینب ہوئی بے ردا یا حسینؑ یا حسینؑ

صف بہ صف ہیں یہ حلقہ بنائے ہوئے   ننھے ننھے یہ بچے مری قوم کے
آپ کے ہیں یہ اہل عزا یا حسینؑ یا حسینؑ

اشک بہنے لگے دل تڑپنے لگا   ایسا پردرد کوثرؔ یہ نوحہ پڑھا
پھر بھی حق نہ ادا ہوسکا یا حسینؑ یا حسینؑ

المدد یا شہ کربلا   یا حسینؑ یا حسینؑ

نوحہ

بس تو گئی ہے کربلا زہراؑ کا گھر لٹ گیا

دینِ نبیؐ بچ گیا زہراؑ کا گھر لٹ گیا

سونی مدینہ کی بستی پڑی ہے آلِ نبیؐ پر یہ کیسی گھڑی ہے

جنگل بسانا پڑا زہراؑ کا گھر لٹ گیا

دھوپ کی شدت سے تپتا وہ صحرا پیاسوں کے سامنے بہتا وہ دریا

پھر بھی نہ پانی ملا زہراؑ کا گھر لٹ گیا

کوئی مدد گار بھی اب کہاں ہے شاہ کی گردن پہ خنجر رواں ہے

محشر ہوا ہے بپا زہراؑ کا گھر لٹ گیا

شامِ غریباں میں کون کہاں ہے خیمے نہیں اب دھواں ہی دھواں ہے

زینب ہوئی بے رِدا زہراؑ کا گھر لٹ گیا

اہل عزا غم کی تصویر تم ہو زہرا کے خوابوں کی تعبیر تم ہو

ماتم کا حق ہوا ادا زہراؑ کا گھر لٹ گیا

کوثرؔ یہ ہے میری قوم کا عالم ماؤں کی گودی میں بچوں کا ماتم

ان کو بھی ہے یہ پتہ زہراؑ کا گھر لٹ گیا

نوحہ

کربلا میں آ کے میرا گھر کا گھر اجڑ گیا بنت مرتضیٰؑ کی تھی یہ صدا
ہائے یہ کیا ہوگیا گھر کا گھر اجڑ گیا

قتل جب ہوا نوجواں پسر جب سناں لگی اس کے قلب پر
کچھ نظر آتا نہ تھا گھر کا گھر اجڑ گیا

ماں سے چھٹ گیا ایک بے زباں اس کو ڈھونڈنے جائے اب کہاں
اے خدا یہ کیا ہوا گھر کا گھر اجڑ گیا

دستِ باوفا ہوگئے قلم ہائے کس کو دیں شاہِ دیں علم
کوئی بھی نہیں رہا گھر کا گھر اجڑ گیا

حلق شاہ پر جب چھری چلی اور بہن کھڑی دیکھتی رہی
ہوگیا محشر بپا گھر کا گھر اجڑ گیا

المدد رسولؐ، المدد خدا آرہی تھی بس یہی صدا
لوٹتے ہیں اشقیا گھر کا گھر اجڑ گیا

خواہرِ حسینؑ ہائے کیا کرے اقربا سبھی قتل ہوگئے
ہوگئی ہے بے ردا گھر کا گھر اجڑ گیا

شام ڈھل گئی رات آگئی ہر طرف گھٹا غم کی چھاگئی
آیئے مشکل کشا گھر کا گھر اجڑ گیا

قید ہو کے اب جارہے ہیں ہم جانے پھر کہاں ہوں گے کیا ستم
اے زمینِ کربلا گھر کا گھر اجڑ گیا

کوثرِ حزیں یہ غم حسین حشر تک رہے ماتم حسینؑ
فاطمہؑ دیں گی جزا جنکا گھر اجڑ گیا

نوحہ

مارا گیا مہمان ہائے کرب وبلا میں
دین پہ دیدی جان ہائے کرب وبلا میں

جان علی احمد کا نواسہ تین دنوں کا بھوکا پیاسا
حق پہ ہوا قربان ہائے کرب وبلا میں

شہر مدینہ چھوڑ کے آیا اہل حرم کو ساتھ میں لایا
جنت کا سلطان ہائے کرب وبلا میں

عون و محمد اکبر و اصغر قاسم اور عباسِ دلاور
ہوگئے سب قربان ہائے کرب وبلا میں

اک شب کا وہ دولہا قاسم مار چکے ہیں گھیر کے ظالم
خاک ہوئے ارمان ہائے کرب و بلا میں

آجا اصغر آجا اصغر رو رو کے پکارے دکھیا مادر
جھولا ہوا ویران ہائے کرب وبلا میں

اے میرے ماں جائے حُسینا ہائے حسینا ہائے حسینا
لٹ گیا میرا جہان ہائے کرب و بلا میں

بالی سکینہ رو رو پکارے مجھ کو گئے کس کو سہارے
چھوڑ کے باباجان ہائے کرب وبلا میں

سونا جنگل رات اندھیری شام غریباں ہیبت تیری
اور ہُو کا میدان ہائے کرب و بلا میں

شامِ غریباں کا وہ منظر کیسے کروں تحریر میں کوثر
نیزے پر قرآن ہائے کرب وبلا میں

نوحہ

شہیدِ کرب وبلا لاالہ الاّاللہ

توہی ہے دیں کی بناء لاالہ الاّ اللہ

علی کے لعل نے اسلام کی بقا کیلئے

گلا کٹا کے کہا لاالہ الا اللہ

جہاں بہا ہے شہیدانِ کربلا کا لہو

بنی ہے خاک شفاء لاالہ الا اللہ

حسینیتؑ کے چراغوں کی روشنی کے طفیل

ملی ہے دیں کو ضیاء لاالہ الا اللہ

وہ تشنگی وہ اسیری وہ بے کفن لاشے

ہدایتوں کا صلہ لاالہ الا اللہ

مسوس کر دلِ پژمردہ رہ گئیں زینب

چھنی جو سر سے رِدا لاالہ الا اللہ

یزید ظلم کا پیکر اگر تھا اے کوثرؔ

حسین صبر ورضا لاالہ الا اللہ

نوحہ

شہید کرب وبلا یاحسینؑ یاعباسؑ

یہ آرہی ہے صدا یاحسینؑ یاعباسؑ

یہ کاروانِ وفا جبکہ کربلا پہنچا یزیدی فوج نے چاروں طرف سے گھیرلیا

تھی سر پہ غم کی گھٹا یاحسینؑ یاعباسؑ

نبیؐ کی آل پہ کیسی گھڑی یہ آئی ہے مدینہ چھوڑ کے کرب وبلا بسائی ہے

بنام راہِ خدا یاحسینؑ یاعباسؑ

اندھیرا چھا گیا کعبہ کو روشنی دیدو سسکتے دینِ محمد کو زندگی دیدو

دکھادو صبر ورضا یاحسینؑ یاعباسؑ

جوان لعل کی میّت اٹھا کے لائے ہیں حسین قوتِ دل آج آزماتے ہیں

ابھی ہے کام بڑا یاحسینؑ یاعباسؑ

بھتیجے بھانجے بیٹے ہیں اور نہ بھائی ہے اور ایک ننھی سی تربت ابھی بنائی ہے

ہے لب پہ شکر خدا یاحسینؑ یاعباسؑ

پھر ایسا وقت بھی آیا جہان کانپ گیا زمین کانپ گئی آسمان کانپ گیا

کٹا جو خشک گلا یاحسینؑ یاعباسؑ

بیاں ہو شام غریباں کا کسطرح کوثرؔ تڑپ تڑپ کے پکاری تھی زینبؑ مضطر

نہیں ہے سر پہ ردا یاحسینؑ یاعباسؑ

شہید کرب وبلا یاحسینؑ یاعباسؑ

نوحہ

تنہا ہے کربلا میں غریب الوطن حسینؑ — اتنا نہ سہہ سکا کوئی رنج و محن حسینؑ
زخموں سے چور چور ہے تیرا بدن حسینؑ
اے بے وطن حسین غریب الوطن حسینؑ

قرباں تو کر دیئے سبھی پیرو جواں مگر — اپنا بھی اب کہیں کوئی آتا نہیں نظر
اسلام مانگتا ہے کوئی گلبدن حسینؑ

تیری فضیلتوں کا فسانہ دراز ہے — تو ہر طرح فراز ہے تو سرفراز ہے
نیزے پہ تیرا سر ہے تو تیروں پہ تن حسینؑ

انسانیت کا شرم سے یوں آج سر ہے خم — تاریخ دے رہی ہے شہادت یہ دم بدم
تجھ کو دیا کسی نے نہ گور و کفن حسینؑ

مظلومیت کا ذکر جہاں گیر ہو گیا — دورِ خزاں یزید کی تقدیر ہو گیا
جو ہے سدا بہار وہ تیرا چمن حسینؑ

ان کو فیوں کو خوف خدا بھی ذرا نہیں — بازو بھی ہیں بندھے ہوئے سر پر ردا نہیں
بازار شام اور ہے تیری بہن حسینؑ

بس ہو لبوں پہ ذکر شہیدانِ کربلا — کوثر یہ سوگوار حسینی کی ہے دعا
پھولے پھلے جہاں میں تیری انجمن حسینؑ
اے بے وطن حسینؑ غریب الوطن حسینؑ

نوحہ

آج بچپن کا وعدہ وفا کردیا　　زیرِ خنجر بھی سجدہ ادا کردیا
آپ کے لعل نے کیا سے کیا کردیا　　گھر کا گھر کربلا میں فدا کردیا

یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

مجھ پہ امّت نے بابا ستم وہ کیئے　　ہل گئی یہ زمیں آسماں کانپ اُٹھے
میں تو کیا میرے بچے بھی پیاسے رہے　　قتل سب میرے اصحاب بھی کردیئے

یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

میں نہ بھولا تھا قاسم کا صدمہ ابھی　　غم نے عباس کی بس کمر توڑدی
لاش اکبر کی میدان میں ہے پڑی　　اب تو آجایئے گا مدد کو مری

یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

جب نہ کوئی مددگار باقی رہا　　میں نے ھل من کی میدان میں دی صدا
آیا اصغر مرا مسکراتا ہوا　　وہ بھی پھر موت کی گود میں سوگیا

یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

یوں ہوا میری گردن پہ خنجر رواں　　جیسے خنجر سے اٹھنے لگا ہو دھواں
اور بڑھتی گئی ظلم کی داستاں　　بے رِدا ہوگئیں پھر نبی زادیاں

یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

قتل ان کو کیا جو کہ مہمان تھے　　کتنے بے درد کوثر وہ انسان تھے
شرم آتی ہے کیسے مسلمان تھے　　جتنے خیمے جلے اُن میں قرآن تھے

یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

نوحہ

اے دین مصطفیٰ کے مددگار یا حسینؑ

تجھ پر سلام حق کے طرفدار یا حسینؑ

زخموں کے پھول آنسوؤں کے ہار یا حسینؑ

لائے ہیں بہرِ نذر عزادار یا حسینؑ

یہ بھی تو ذوالفقار ہیں بیعت کے واسطے

تیری نہیں نہیں ترا انکار یا حسینؑ

بھارت کے واسیوں کا ہے وِشواس آج بھی

انسان کے تھا روپ میں اوتار یا حسینؑ

مہاراج ہم ہیں چاہنے والوں میں آپکے

بھکشا ہمیں بھی دو کرو اُپکار یا حسینؑ

کل انبیاء کی لاج ترے ہاتھ میں رہی

کتنا عظیم تھا ترا کردار یا حسینؑ

جھوٹوں کو تونے چھوڑ دیا ان کے گھر تلک

سچائیوں کے قافلہ سالار یا حسینؑ

سیلاب روکتے تھے جو تیروں کا جسم سے

انصار تھے کہ آہنی دیوار یا حسینؑ

نوحہ

علی کے لاڈلے کا غم صراط مستقیم ہے
یہ غم کبھی نہ ہوگا کم صراط مستقیم ہے
نہیں ہے اس میں پیچ وخم صراط مستقیم ہے

یہی وہ غم ہے جس سے قلب مصطفیٰ تڑپ اُٹھا
یہ غم ہے جن وانس اور ملائکہ میں جابجا
یونہی منارہے ہیں ہم صراط مستقیم ہے

جو دینِ حق ملا ہمیں تو کربلا کی راہ سے
سفر اگر ہے خلد کا تو کربلا کی راہ سے
رُکیں نہ راہ میں قدم صراط مستقیم ہے

غمِ شہید کربلا تو سنّت رسولؐ ہے
یہ آنسوؤں کا سلسلہ تو سنّت رسولؐ ہے
خدائے پاک کی قسم صراط مستقیم ہے

اگر غمِ حسین ہے تو موت بھی حیات ہے
بلند اسقدر ہے یہ کہ پست کائنات ہے
یہ کہہ رہی ہے چشم نم صراط مستقیم ہے

خدا کا خوف دلمیں ہو نظر میں سیرتِ نبی
اگر ہو کفر سامنے تو لب پہ ہو علیؑ علیؑ
ہو سر پہ سایۂ علم صراط مستقیم ہے

ہر ایک کی زبان پر صدائے یاحسینؑ ہے
زمین وآسمان پر صدائے یاحسینؑ ہے
ہو اس کا ذکر دم بدم صراط مستقیم ہے

زباں پہ کوثر حزیں ہے ذکر کربلا لئے
شعور فکروفن ہے جس کا نور کی ضیاء لئے
رواں ہے جس پہ اب قلم صراط مستقیم ہے

نوحہ

کربلا کا جب کبھی آنکھوں میں منظر لے لیا

چند اشکوں ہی نے دامانِ پیمبر لے لیا

کربلا والوں نے رکھ لی آبرو اسلام کی

صبر کی تلوار سے یوں ظلم کا سر لے لیا

دیدیا سب کچھ خدا کی راہ میں شبیر نے

اور خدا سے اختیارِ خلدو کوثر لے لیا

رفتہ رفتہ ہر زباں پر آئے گا نامِ حسینؑ

اب تو باطل نے بھی اپنے دل پہ پتھر لے لیا

وہ جری پیاسا تھا کب سے جانے کتنی پیاس تھی

جسنے سینے میں وفاؤں کا سمندر لے لیا

حرملہ کا تھا نشانہ شہ رگِ اسلام پر

وہ تو کہئے تیر اصغر نے گلے پر لے لیا

پانی پانی شرم سے ہوتی ہے نہرِ علقمہ

گر کسی نے نام عباسِ دلاور لے لیا

شام و کوفہ کانپ اٹھے اور ہل گیا قصرِ یزید

جب ترے خطبوں نے زینب زورِ حیدر لے لیا

خونِ اصغر مل لیا منہ پر اگر تم نے حسینؑ

خونِ اکبر کا بھی زینبؑ نے نے رِدا پر لے لیا

یہ نوازش یہ کرم ہے فاطمہ کے لعل کا

مجھ کو بھی اپنے ثنا خوانوں میں کوثرؔ لے لیا

یہ نوازش یہ کرم ہے فاطمہ کے لعل کا

مجھ کو بھی اپنے ثنا خوانوں میں کوثرؔ لے لیا

مخمّس

حسینؑ تجھ کو زمانہ اگر سمجھ جائے

ہرایک ہاتھ میں حقانیت کا پرچم ہو
ہرایک قلب پہ چھایا ہواترا غم ہو
ہرایک آنکھ تصور سے تیرے پُرنم ہو
ہرایک شخص کا سینہ ہوتراماتم ہو
زمانہ روز تیری داستاں کودوہرائے
حسینؑ تجھ کو زمانہ اگر سمجھ جائے

خزاں کا رنگ نہ آئے کبھی بہاروں پر
چلے نہ آبلہ پاکوئی خارزاروں پر
کوئی بھی ظلم نہ ڈھائے گا بے سہاروں پر
تراہی نام لکھا ہولہو کی دھاروں پر
تراہی نام ہراک لب پہ بار بار آئے
حسین تجھ کو زمانہ اگر سمجھ جائے

امیر خلد بھی ،خلدِ بریں کی راہ بھی تو
حسین شاہ بھی تو اور بادشاہ بھی تو
یہ سچ ہے دین بھی تو اور دیں پناہ بھی تو
کہا ہے چشتی نے بنیادلاالہ بھی تو

جہانِ صبر کا پروردگار کہلائے
حسینؑ تجھ کو زمانہ اگر سمجھ جائے

وفائیں کھائیں گی عباس باوفا کی قسم
جنابِ زینب وکلثوم کی ردا کی قسم
حبیب ابن مظاہر حق آشنا کی قسم
خدا کی راہ میں یوں سر دیا خدا کی قسم

نبیؐ کے دین کا پھر سرنگوں نہ ہو پائے
حسینؑ تجھ کو زمانہ اگر سمجھ جائے

مخمّس

حسینؑ تجھ کو زمانہ اگر سمجھ جائے

ہرایک ہاتھ میں حقانیت کا پرچم ہو
ہرایک قلب پہ چھایا ہوا ترا غم ہو
ہرایک آنکھ تصور سے تیرے پُرنم ہو
ہرایک شخص کا سینہ ہو ترا ماتم ہو
زمانہ روز تیری داستاں کو دوہرائے
حسینؑ تجھ کو زمانہ اگر سمجھ جائے

خزاں کا رنگ نہ آئے کبھی بہاروں پر
چلے نہ آبلہ پا کوئی خارزاروں پر
کوئی بھی ظلم نہ ڈھائے گا بے سہاروں پر
ترا ہی نام لکھا ہو لہو کی دھاروں پر
ترا ہی نام ہر اک لب پہ بار بار آئے
حسین تجھ کو زمانہ اگر سمجھ جائے

امیر خلد بھی ،خلدِ بریں کی راہ بھی تو
حسین شاہ بھی تو اور بادشاہ بھی تو
یہ سچ ہے دین بھی تو اور دیں پناہ بھی تو
کہا ہے چشتی نے بنیادِ لا الہ بھی تو

جہانِ صبر کا پروردگار کہلائے
حسینؑ تجھ کو زمانہ اگر سمجھ جائے

وفائیں کھائیں گی عباس باوفا کی قسم
جنابِ زینب وکلثوم کی ردا کی قسم
حبیب ابن مظاہر حق آشنا کی قسم
خدا کی راہ میں یوں سر دیا خدا کی قسم

نبیؐ کے دین کا پھر سرنگوں نہ ہو پائے
حسینؑ تجھ کو زمانہ اگر سمجھ جائے

جہاں میں بغض وکدورت کا پھر نشاں نہ رہے
حقیقتوں کے کوئی جھوٹ درمیاں نہ رہے
کہ مصلحت کی غلامی میں پھر زباں نہ رہے
علیؑ کے ذکر سے خالی کہیں اذاں نہ رہے

یزیدیت کا جہاں شرمسار ہوجائے
حسین تجھ کو زمانہ اگر سمجھ جائے

صداقتیں جو ہیں کوثر وہ ہمکو کہتی ہیں
مصیبتیں بھی اگر ہوں تو ہم کو سہتی ہیں
مگر یہ فخر بھی ہم کو ہے ہم حسینی ہیں
زمانہ جان لے ہم پیروِ خمینی ہیں

جہاں میں اور نیا انقلاب آجائے
حسین تجھ کو زمانہ اگر سمجھ جائے

نوحہ

زندہ باد زندہ باد اے کربلا پائندہ باد

ہم رہیں یا نہ رہیں باقی رہے گی تری یاد

اے زمینِ کربلا تیری بڑی توقیر ہے چاندسورج میں تیرے ذرّوں ہی کی تنویر ہے

نازشِ خلدِ بریں بالاتفاق واتحاد

زندہ باد زندہ باد اے کربلا پائندہ باد

یوں تو گذرے ہیں یہاں سے انبیاء کے کارواں اور حسین ابن علیؑ آئے برائے امتحان

کس قدر اللہ کو شبیر پر تھا اعتماد

گلشنِ اسلام میں رنگ بھر گیا خونِ حسینؑ سرخرو دینِ نبی کو کر گیا خونِ حسین

اب کبھی سر کو اٹھا پائیں گے نہ اہلِ فساد

ظلم کو رُلوا گئی اصغر کے ہونٹوں کی ہنسی کربلا کی جنگ جس نے مسکرا کر جیت لی

دیکھ لے دنیا ذرا ننھے مجاہد کا جہاد

بوسہ گاہِ مصطفیٰ پر چل گئی جس دم چھری آسماں تھرّا گیا اور یہ صدا آنے لگی

اے حسین ابنِ علی تو زندہ و پائندہ باد

اے عزادارو علم کے سایہ میں بڑھتے رہو   ہر قدم ہر سانس میں نادِعلیؑ پڑھتے رہو

راہِ حق میں کام آتا ہے ہمیشہ اتحاد

اے میرے عباس بھائی تھی یہ زینب کی صدا   آگئی شام غریباں چھن گئی سر سے رِدا

اب قیامت ہی قیامت ہے ترے جانے کے بعد

در حقیقت جاں سے بھی پیارا ہے مولا غم ترا   دیکھ میری قوم کے بچوں میں ہے ماتم ترا

کس قدر پختہ یقیں ہے کتنا محکم اعتقاد

مجلس و ماتم کا کوثرؔ سلسلہ یہ کم نہ ہو   جز غم شبیر مومن کو کوئی بھی غم نہ ہو

یہ دعا ہے غمزدہ مومن کا دل ہوجائے شاد

نوحہ

قیامت ہے خیمے توجلنے لگے پریشاں ہے اتنی تڑپتی ہے زینب
بھتیجا ہے بیمار کیسے بچائے بلکتے ہیں بچّے لرزتی ہے زینب

قیامت ہے خیمے توجلنے لگے ہیں
پریشاں ہے اتنی تڑپتی ہے زینب

ہے کرب وبلا میں قیامت کا منظر چلا ہے ابھی گردنِ شہ پہ خنجر
زمیں پرکہیں آسماں گرنہ جائے کھلے سرجو باہر نکلتی ہے زینب

قیامت ہے خیمے توجلنے لگے ہیں
پریشاں ہے اتنی تڑپتی ہے زینب

اگربددعاء کو ذراہاتھ اُٹھادے توفوج لعیں کانشاں تک مٹادے
جبیں پر ابھی غیض عباس آئے مگر مقصدشہ سمجھتی ہے زینب

قیامت ہے خیمے توجلنے لگے ہیں
پریشاں ہے اتنی تڑپتی ہے زینب

کبھی لاش عباس پر یہ صدادی کبھی روکے شبیر کو یوں پکاری
ذراہوش میں اب توآجاؤ بھائی یہ کہہ کہہ کے آنسو چھڑکتی ہے زینب

قیامت ہے خیمے توجلنے لگے ہیں
پریشاں ہے اتنی تڑپتی ہے زینب

اچانک یہ مقتل سے آواز آئی اے لختِ جگر اے غموں کی ستائی
سنی اپنی ماں کی جوآواز اُس نے گری اورگرکر سنبھلتی ہے زینب
قیامت ہے خیمے توجلنے لگے ہیں
پریشاں ہے اتنی تڑپتی ہے زینب

تجھے کیابتاؤں میں کب سے کہاں تھی کہ مقتل میں بھی تیری دکھیاری ماں تھی
مرے لعل کا سر مری گود میں جب کٹائیوں زمیں تک ڈھلتی ہے زینب
قیامت ہے خیمے توجلنے لگے ہیں
پریشاں ہے اتنی تڑپتی ہے زینب

کہاماں نے غم میری جاں اور بھی ہیں تیرے صبر کے امتحاں اور بھی ہیں
کھلے سر ہے دربار میں تجھ کوجانا یہ سنکر زمیں پرتڑپتی ہے زینب
قیامت ہے خیمے توجلنے لگے ہیں
پریشاں ہے اتنی تڑپتی ہے زینب

لکھوں کس طرح دل تڑپتاہے کوثر عجب ہے یہ شامِ غریباں کا منظر
کوئی بچہ سوتے ہوئے مرنہ جائے یہ کہہ کہہ کے پہلو بدلتی ہے زینبؑ
قیامت ہے خیمے توجلنے لگے ہیں
پریشاں ہے اتنی تڑپتی ہے زینب

نوحہ

روکے زینب نے کہا میں ترے قربان حسینؑ
کوئی سمجھا ہی نہیں کیا ہے تیری شان حسینؑ

جب مدینے سے چلی میں تو میں شہزادی تھی
دخترِ حیدرِ کرّار نبی زادی تھی
اب میں قیدی ہوں یہی ہے میری پہچان حسینؑ
روکے زینب نے کہا میں ترے قربان حسینؑ

زخم لاکھوں ہیں مرے دل میں دکھاؤں کسکو
کیسے گذرے ہیں شب و روز سناؤں کس کو
مجھ سا دنیا میں نہیں کوئی پریشان حسینؑ
روکے زینب نے کہا میں ترے قربان حسینؑ

خون روتی ہوں کہ عباس دلاور نہ رہا
ہائے قاسم نہ رہا اورعلی اکبر نہ رہا
انتہا ہے نہ رہااصغر نادان حسینؑ
روکے زینب نے کہا میں ترے قربان حسینؑ

مجھ کو بچوں کا تڑپنا نہیں دیکھاجاتا
اورسکینہ کاسسکنا نہیں دیکھاجاتا
قیدخانے ہی میں نہ دیدے کہیں جان حسینؑ
روکے زینب نے کہا میں ترے قربان حسینؑ

میرا عابد میرا بچہ مرا بیمار امام
طوق و زنجیر میں جکڑا ہوا کرتا ہے کلام
اس کی آہوں سے نکلتی ہے مری جان حسینؑ
رو کے زینب نے کہا میں ترے قربان حسینؑ

یہ بھی عابد بیمار کو غم اے بھائی
سر برہنہ ہیں سبھی اہل حرم اے بھائی
اور خواہر ہے تیری بے سروسامان حسینؑ
رو کے زینب نے کہا میں ترے قربان حسینؑ

تخت شاہی کو میں خطبوں سے ہلا کر ہی رہی
تیرا پیغام زمانے کو سنا کر ہی رہی
ظلم کو کردیا حیران و پریشان حسینؑ
رو کے زینب نے کہا میں ترے قربان حسینؑ

یہ تیری مجلس و ماتم یہ عزادار ترے
دیکھ لے آج کروڑوں ہیں وفادار تیرے
کر رہے ہیں جو تری فتح کا اعلان حسینؑ
رو کے زینب نے کہا میں ترے قربان حسینؑ

مجھ کو محشر کا کوئی خوف نہیں ہے کوثر
میں گدائے در زہرا میرے مولا حیدر
میرا مذہب مرا مسلک میرا ایمان حسینؑ
رو کے زینب نے کہا میں ترے قربان حسینؑ

نوحہ

نانا اجڑا شہرِ مدینہ

کرب و بلا آباد ہوئی ہے اجڑا شہرِ مدینہ

زینب دکھیا غم کی ستائی سب کنبے کو کھو کر آئی
بیکس کی فریاد سنو اب خاک ہے میرا جینا

نانا اجڑا شہرِ مدینہ

عون و محمد اکبر واصغر اور مرا عباس دلاور
قتل ہوئے سب کرب وبلا میں رہ گئی روتی سکینہ

نانا اجڑا شہرِ مدینہ

اے نانا میں کیا بتلاؤں کہتے کہتے مرنہ جاؤں
کرب وبلا کی خشک زمیں پر ڈوب گیا ہے سفینہ

نانا اجڑا شہرِ مدینہ

جل گئے خیمے چھن گئی چادر بھائی کا سر دیکھا نیزے پر
غم کی کہانی کیسے سناؤں پھٹتا ہے اب سینہ

نانا اجڑا شہرِ مدینہ

ظالم کا جب ظلم روا تھا میری زباں پر شکر خدا تھا
دیکھ لیا ایوب نے میرے صبر و رضا کا قرینہ

نانا اجڑا شہرِ مدینہ

آکے محمدؐ کے روضے پر زینبؑ کے یہ بین تھے کوثر
شام کے زنداں میں رو رو کر مرگئی ہائے سکینہ

نانا اجڑا شہرِ مدینہ

اللہ رکھے

اے غمِ سبطِ پیمبرؐ تجھے اللہ رکھے
دو جہاں تجھ سے منور تجھے اللہ رکھے
تو ہے مومن کا مقدر تجھے اللہ رکھے
تجھ پہ کوثر بھی نچھاور تجھے اللہ رکھے

☆☆☆☆☆

سارے نبیوں نے تری بڑھ کے بلائیں لی ہیں
فاطمہؑ نے تجھے جینے کی دعائیں دی ہیں

☆☆☆☆☆

تیری عظمت کو سمجھنا کوئی آسان نہیں
تجھ کو اپنائیں جو داناں ہیں وہ نادان نہیں
مطمئن ہیں ترے شیدائی پریشان نہیں
ہاں مگر قوّتِ باطل کو ہی اوسان نہیں

☆☆☆☆☆

دن نکلتا نہ کہیں اور نہ سویرا ہوتا
تو نہ ہوتا تو زمانے میں اندھیرا ہوتا

ان عزاداروں پہ ایسے بھی کئی دور آئے
بیچ کر بچوں کو مجلس کا تبرک لائے
حاکمِ وقت نے دیواروں میں بھی چنوائے
کاٹ لی ان کی زبانیں کبھی سر کٹوائے

☆☆☆☆☆

ظلم سہتے رہے پر تجھ سے محبت کی ہے
جان دیدی ہے مگر تیری حفاظت کی ہے

☆☆☆☆☆

ذکرِ مظلوم پہ بدعت کی یہ تلوار بھی دیکھ
یعنی فتوؤں سے بنی کاغذی دیوار بھی دیکھ
تیغ کے سائے میں شبیر کا انکار بھی دیکھ
بیعتی نسل کے اجداد کا کردار بھی دیکھ

☆☆☆☆☆

پھر بتادے کہ یہ اسلام بچایا کس نے
نوکِ نیزہ پہ بھی قرآن سنایا کس نے

ہم حکومت کے نہ دولت کے تمنائی ہیں
ہاں غدیری ہیں غمِ شاہ کے شیدائی ہیں
اس لئے فخر سے کہتے ہیں کہ مولائی ہیں
جو ہیں مولائی وہ آپس میں سبھی بھائی ہیں

☆☆☆☆☆

بھائی ایسے کہ ہوں عباسؑ بھی نازاں جن پر
اور پیرؒ کریں سایۂ داماں جن پر

☆☆☆☆☆

ہم عزاخانۂ دل روز کھُلا رکھتے ہیں
زخمِ سینے میں غمِ شہ کا ہرا رکھتے ہیں
کوئی غم ہو کہ خوشی ہوش بجا رکھتے ہیں
یعنی ہر حال میں ذکر شہدا رکھتے ہیں

☆☆☆☆☆

مقصدِ زیست غمِ شہ کے سوا کچھ بھی نہیں
یہ بھی سچ ہے کہ نمازوں کے بنا کچھ بھی نہیں

فخراس پر ہے کہ ہم حق کے طرفدا ربھی ہیں
جامِ کوثر کے اسی واسطے حقدار بھی ہیں
شکر معبود کہ ہم صاحبِ کردار بھی ہیں
ہم نمازی بھی ہیں اورشہ کے عزادار بھی ہیں

☆☆☆☆☆

حق پرستوں کی یہی شان ہواکرتی ہے
پاک نسلوں کی یہ پہچان ہواکرتی ہے

☆☆☆☆☆

ساری خوشیاں مرے مولاترے اس غم کے نثار
بچّہ بچّہ تری مجلس ترے ماتم کے نثار
سال کاسال ترے ماہِ محرّم کے نثار
نوجواں حضرتِ عباسؑ کے پرچم کے نثار

☆☆☆☆☆

فاقہ کش ہوکے بھی ہم خوفِ خدارکھتے ہیں
بادشاہوں سے مزاجوں کو جدارکھتے ہیں

لوگ کہتے ہیں کہ جنّت تو بہت سستی ہے
اتنا کہنے سے بھلا بات کہیں بنتی ہے
ہاں اگر حبِّ علیؑ ہو تو بھلی لگتی ہے
بات جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

☆☆☆☆☆

ہم جو مشکل میں کبھی نادِ علی پڑھتے ہیں
سنّتِ احمدِ مرسلؐ پہ عمل کرتے ہیں

☆☆☆☆☆

اے غمِ سرورِ کونین تجھے حق کی قسم
چاہنے والوں پہ اپنے رہے بس اتنا کرم
جز ترے اور کسی غم میں بھی ہو آنکھ نہ نم
تجھ کو رکھنا ہے ہماری تہی دستی کا بھرم

☆☆☆☆☆

کوئی مشکل بھی تو اک دم کو نہ آنے دینا
قلبِ مومن میں کسی غم کو نہ آنے دینا

تجھ کو زینبؑ نے کسی پل نہ کیا دل سے جدا
قید میں بالیِ سکینہ کی تو گودی میں پلا
اور تو فضّہ کی آغوش میں پروان چڑھا
پھر خدا نے بھی تجھے عمر خضرؑ کی ہے عطا

☆☆☆☆☆

خُلد میں رہ کے بھی یہ غم نہ کبھی کم ہوگا
جاکے کوثر پہ بھی شبیرؑ کا ماتم ہوگا

☆☆☆☆☆

مدحتِ شہ کی خدا دے یہ جزائیں تجھ کو
روضۂ شاہ پہ عباسؑ بُلائیں تجھ کو
اور محشر میں علیؑ اپنا بتائیں تجھ کو
اب قلم بھی ترا دیتا ہے دعائیں تجھ کو

☆☆☆☆☆

شاعرِ آلِ پیمبرؐ تجھے اللہ رکھے
سارے مومن کہیں کوثر تجھے اللہ رکھے